از: شاہد عزیز
ثالثہ کلیہ

فضائل قربانی میں ضعیف احادیث
کیا کیوں اور کیسے؟؟؟

پوری دنیا میں بالعموم اور برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص ضعیف اور موضوع احادیث فضائل اعمال میں بلا امتیاز بیان کرنے کا رواج دور قدیم سے رہا ہے۔ جس سے خطرناک خرابی (عوام کا اس پر عقیدہ بنا لینا) لازم آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقائد کی خرابی عمل کے بگاڑ کا باعث بنتی جارہی ہے جس کی اہم وجہ دین سے ناواقفیت ہے۔ عوام الناس بھی انہی ناقص العلم قصہ گو، خطباء پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں جس سے سراسر تقلید کی نمود و نمائش ہوتی ہے۔ نتیجتاً دین کے نام سے غلط سلط جو بات ان تک پہنچتی ہے وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور غلط عقیدہ قائم کرکے غلط راہ پر چل پڑتے ہیں۔ ان من گھڑت اور فرضی داستانوں کو عوام کے ذہنوں پر مسلط کرنے کے لئے ملک کے اخبار، رسائل، جرائد مضمون نگار اور مقرر حضرات سرگرم عمل ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، مختصراً یہ کہ ملک کے تمام ذرائع ابلاغ خواہ وہ حکومتی ہوں یا غیر حکومتی سب ہی اس قسم کی غلط بیانیوں کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

ان کمزور عقائد اور جھوٹی داستانوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام الناس ان میں الجھ کر رہ گئے ہیں اور انہوں نے صحیح عمل کو پس پشت ڈال دیا ہے بلکہ ان جھوٹی داستانوں کو اصل اسلام تصور کرتے ہوئے اسلام کی روح سے دور ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ان قصوں کی لذت میں قرآن کو بھی ترک کردیا۔ ان سب چیزوں کے باوجود یہ سوال فطرتاً ابھرتا ہے کہ یہ سب کچھ کیا؟ کیوں؟ اور کیسے؟ ہے دراصل یہ اسلام دشمن عناصر کی ریشہ دوانیاں ہیں جن کو وضع کرکے اصول کا نام دے دیا گیا ہے اور ان کو اس طرح

پھیلایا گیا ہے کہ گویا اصل الاصول یہی چیزیں ہیں۔ اور آج یہ ہر خاص و عام کے ذہنوں پر اس طرح مسلط ہیں کہ شریعت کی اصل حقیقت انہی میں گم ہو کر رہ گئی ہے جس کے محرکات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) **یہودی!** جنہوں نے اسلام دشمنی میں داستانیں وضع کرکے انہیں اسلام کا لبادہ پہنایا۔

(۲) **قصہ گو واعظ:** (یعنی شعلہ بیان مقرر آتش نوا خطیب) کی دھواں دار اور ہنگامہ خیز تقاریر جن سے وہ عوام کو اپنا معتقد بنانے اور اس کے ذریعے دنیا بٹورنے کے لئے اپنے ذہن کے مطابق موضوع اور ضعیف روایات کو عوام میں پھیلاتے ہیں ان میں سے کچھ نام نہاد خطباء ایسے بھی ہیں جو خود بھی احادیث وضع کرتے ہیں جنہیں ائمہ قصاص (قصہ گو) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

(۳) تیسرا طبقہ: صوفیاء حضرات کا ہے۔ جنہوں نے زہد و عبادت کی چادر اوڑھ کر اسلام کو جڑوں سے کاٹ ڈالنے کی ناکام کاوش کی ہے۔ یہ تصوف زدہ طبقہ قرآن فہمی سے دور بھاگتا ہے بلکہ عوام کو یہ درس دیتا ہے کہ قرآن کو اہل دل کے علاوہ کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کچھ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ! کسی پیر کا دامن تھام لو قرآن سے تمہیں کیا ملے گا (نوذ باللہ من ذالک)

اس کے برعکس محدثین نے ضعیف یا موضوع احادیث کی بنا پر کوئی عقیدہ اختیار کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اس لئے کہ اس بارے میں بہت سخت وعید وارد ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان جو بھی بات سنے اس کی خود تحقیق کرے یا اہل علم سے استفسار کرکے کہے۔ کیونکہ قرآن بھی اسی بات کا حکم دیتا ہے کہ: یاایھاالذین امنو ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی مافعلتم نادمین۔

"اے ایمان والو! جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو خوب تحقیق کرلیا

کرو۔ مبادا کہ تم جہالت سے قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر اس پر نادم ہو"

اسی لئے کسی بھی سنی ہوئی بات یا حدیث کو بلا تحقیق آگے بیان کردینا غلط ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ عن حفص بن عاصم قال قال رسول اللہ ﷺ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع" (رواہ مسلم فی مقدمتہ) حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے پر اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کردے (تحقیق نہ کرے) اسی طرح فرمایا ـــــ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار (رواہ مسلم فی مقدمتہ۔

ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے"

زیر نظر مضمون بھی اسی نقطہ نظر کے سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے موضوع پر درس دیا جاتا ہے اس میں بعض خطیب اور قصہ گو حضرات اپنی بات میں چاشنی اور رعنائی پیدا کرنے کے لئے ضعیف اور موضوع احادیث کا سہارا لیتے ہیں ذیل میں ان احادیث کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

(۱) "ما عمل ابن آدم فی ھذا الیوم افضل من دم یھراق الا ان تکون رحما توصل" (المعجم الکبیر، ترمذی، ابن ماجہ، شرح السنۃ، مستدرک)

ترجمہ: "عید کے دن ابن آدم کے عمل میں ماسوائے صلہ رحمی کے کوئی عمل قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ افضل نہیں"

یہ حدیث ضعیف ہے۔ ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے اسی طرح شیخ البانی نے بھی یہی تصریح کی ہے۔

(۲) "عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ یا رسول اللہ ﷺ ما ھذہ الاضاحی؟ قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا فمالنا

فيها يا رسول الله ﷺ؟ قال لكل شعرة حسنة قال فالصوف يا رسول الله ﷺ؟ قال بكل شعرة من الصوف حسنة

ترجمہ: "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے پھر صحابہ نے پوچھا ہمارے لئے اس میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان جانوروں کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے پھر پوچھا کہ ان کی اون؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اون کے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔

(ابن ماجہ - مستدرک - ابن عدی - السنن الکبریٰ -)

یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ شیخ البانی کی کتاب سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد نمبر 3 ص 157، اس حدیث کی سند میں عائذ اللہ اور ابوداود دونوں واضع حدیث تھے۔

۹۳: يا فاطمة قومي الى اضحيتك فاشهديها فان له بعمر لكه عند اول قطرة من دمها كل ذنب عملتيه وقولي ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين لا شريك له و بذلك امرت وانا اول المسلمين- قال عمران بن حصين: قلت يارسول الله ﷺ هذا لك ولا هل بيتك خاصة ام للمسلمين عامة؟ قال لا بل للمسلمين عامة" (مستدرک علی الصحیحین)

ترجمہ: "اے فاطمہ! اپنی قربانی کی طرف کھڑی ہو جاؤ اور اس کو دیکھو کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرے کے وقت تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو بھی تو نے کئے ہیں اور پھر یہ پڑھ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذلک امرت وانا اول المسلمین۔ عمران بن حصین نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ آپ ﷺ کے لئے اور اہل بیت کے لئے خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ تمام مسلمین

کے لئے"

یہ حدیث "منکر" ہے بحوالہ شیخ البانی کی کتاب سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد نمبر 2 ص 15-

(۴) "عظموا ضحا یاکم فانها مطایا کم علی الصراط"

(منتقی من مسموعات بمرو للضیاء المقدسی، جلد نمبر 2 ص 33)

ترجمہ: "قربانی کے لئے موٹا تازہ جانور ہو، کیونکہ یہی جانور پل صراط پر تمہاری سواری بنیں گے"

یہ حدیث ضعیف جدا ہے بحوالہ شیخ البانی مذکورہ کتاب جلد نمبر1 صفحہ 102، جلد 3 ص 411

(۵) "ما انفقت الورق فی شیئ احب الی الله من نحیرة تنحر فی یوم عید" (المعجم الکبیر- سنن دار قطنی- ابن حبان- المجروحین)

ترجمہ: "کسی عبادت میں خرچ کیا ہوا روپیہ اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ نہیں اس قربانی کے جانور سے جسے عید کے دن قربان کیا جائے"

یہ حدیث ضعیف جدا ہے۔ بحوالہ شیخ البانی کی مذکورہ کتاب جلد 2 صفحہ 12-

(۶) "من ضحی طیبة بها نفسه محتسبا لا ضحیته کانت له حجابا من النار" (المعجم الکبیر)

ترجمہ: "جو شخص خوش دلی اور قربانی کے ثواب کی امید کرتے ہوئے قربانی کرتا ہے وہ قربانی اس کے لئے آگ سے پردہ ہوگی"

یہ حدیث "موضوع" ہے بحوالہ مذکورہ کتاب جلد نمبر 2 حدیث نمبر 529-

واللہ اعلم بالصواب

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ نہ صرف خود ان ضعیف اور موضوع احادیث کو بیان کرنے سے بچیں بلکہ دوسروں کو اس سے آگاہ کریں۔ بقول آپ ﷺ کے "خذ ما صفا ودع ما کدر" "اچھی چیز لے لو اور بری کو ترک کردو"